

M.B.KHAN ARTIST Oodawan LUCKNOW

YOUNG AT 50.

ساٹھا اور پاٹھا

ڈاکٹر لیگارڈ کی حیوۃ بخش گولیاں

بڈھے اور ادھیڑ کو جوانوں کی سی طاقت مستعدی چستی پھرتی عطا کرتی ہیں۔ دماغی اور جسمانی انحطاط کو روکتی ہیں اور لطف زندگی کو بڑھاتی ہیں۔ رگ پٹھے مضبوط ہو جاتے ہیں جو لوگ بہرے ہیں اور جنکے دماغ میں ہمیشہ (سنسنی) ہوتی ہے اُن کے لیے بیحد مفید ہیں۔ نیند خوب آتی ہے۔ بیداری کے جو کسل ارکا بالکل نہیں ہوتی۔ طبیعت بشاش رہتی ہے عصبی کمزوری کا وجود نہیں رہتا۔ جھریاں دور ہو جاتی ہیں جلد صاف اور خوشنما رہتی ہے چہرہ تر و تازہ ہو جاتا ہے۔ تندرستی کے ان برکات پر غور کیجیے۔ یہ خدا کی عنایت نہیں تو کیا ہے: جوانی کا عود کرنا دوران خون کا بڑھنا۔ گل رخسار کی شادابی۔ جسم کی توانائی۔ دیکھ کے احباب کو حیرت ہوتی ہے۔ آزمائش شرط ہے۔ آپ خود ہمارے قول کی تصدیق کرینگے۔ کیا آپ ایسے نادر وقت کو نذر غفلت کردینگے؟ لطف یہ کہ اس دوا کے استعمال میں کسی قسم کا پرہیز نہیں ہے۔ آپ بے تکلف استعمال کیجیے نقصان کا خیال بھی نہ کیجیے۔ آپ کے تمام اعضائے رئیسہ کے افعال درست اور صحیح ہو جائینگے آپ پر ساٹھا اور پاٹھا کی مثل اصل ہو جائے گی۔ دیر نہ کیجیے فوراً منگائیے اور کھائیے استعمال کے بعد آپ ہرگز پشیمان نہ ہونگے۔ ان کی قیمت مع محصولڈاک بارہ شلنگ ہے۔ قیمت وصول ہونے پر روانہ کی جاتی ہے۔

یہ دوا صرف ڈاکٹر لیگارڈ کی لیبرٹریز نمبر ۱۰۶ لیورپول روڈ۔ برنس بری لنڈن انگلستان سے مل سکتی ہے۔

DR. LEGARD'S
LABORATORIES.
106 LIVERPOOL ROAD.
BARNSBURY.
LONDON (ENGLAND)

ایک فلسفی

یعنی

مرحوم مولانا کرامت حسین سابق جج ہائی کورٹ الہ آباد کے کارآمد مخلاق مصنفات وہ نادر تصنیفات ہیں جنہوں نے اُردو زبان کو علمی بنا دیا ہے ملک کے ہر ایک بچہ کو پڑھائیے اور کام کا آدمی بنائیے اگر خود پڑھیے تو زندگی کی قیمت بڑھ جائے۔

علم الاخلاق۔ مسلم گرلز اسکول کے کورس میں داخل تھی اور یونیورسٹی حیدرآباد دکن کے نصاب تعلیمی میں شامل تھی۔ مجلد قیمت مع محصولڈاک عہ

افراد کا سبب۔ پیشہ ور کے مطالعہ کی چیز ہے۔ اردو ۱۲

الدین اور الکون یعنی موازنہ مذہب سائنس اُردو ۱۲

امور عامہ۔ عربی۔ فلسفہ عقل کا کارآمد متن ۴

زائد خریداروں کو کمیشن معقول دیا جائے گا۔

المشتہر: منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

فرنچ طلا

کجی۔ لاغری اور کمزوری کے لیے نفع بخش ہے اور بیحد قوت پیدا کرتا ہے۔ خوشبودار اور ملذذ بھی ہے تندرست اور معمولی مریضوں کے لیے عجیب تماشا اسکے لگانے سے کوئی تکلیف نہیں ہوتی ہے۔ اور روز اول کیفیت خاص محسوس ہوتی ہے قیمت عہ (پانچ روپیہ) نمونہ کا بکس صرف ۱ مع محصولڈاک

مار بل اینڈ کمپنی پوسٹ بکس ۸۹۳ رنگون ملک برہما

سیاحت ظریف

یعنی

منشی سید مقبول حسین صاحب ظریف لکھنوی

کا

منظوم سفرنامۂ عراق

عجب دلچسپ نظم ہے سنیے اور ظریف کی شاعرانہ استادی سے فائدہ اٹھائیے قیمت فی جلد ۸ ٹکٹ بھیجیے وی پی ہرگز آرڈر جسمنٹ ہے۔

المشتہر: منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

سرکار سے رجسٹری کیا ہوا

سدھا سندھو

بلا نوشان کی دوا

کف۔ کھانسی۔ ہیضہ۔ دمہ۔ شول۔ سنگرہنی۔ مستاد پیٹ کا درد کے لیے مستانا۔ بچوں کے ہرے پیلے دست۔ دودھ پھینکنا۔ اغلواز [illegible] وغیرہ مرضوں کی ایک بیمثال دوا ہے۔ جسکے صرف چند قطرے پانی میں ڈال کر پی لینے سے ایک ہی خوراک میں پورا فائدہ دکھاتے ہیں قیمت فی شیشی ۱ محصولڈاک [illegible] تین شیشی ایکساتھ خریدنے سے ۲ محصولڈاک معاف وید ڈاکٹر حکیم اور عطاروں کو نمونہ مفت۔

دور روپیہ کیسری یعنی داد کی دوا

ہر قسم کے داد کو صرف [illegible] گھنٹہ میں آرام کر دینے والی ایک دوا ہے قیمت فی شیشی [illegible] ایک ساتھ منگانے سے ڈاک خرچ معاف۔ قیمت [illegible]

بال سدھا

کمزور اور دبلے پتلے۔ اکثر بیمار رہنے والے بچوں کو موٹا تازہ اور طاقتور بنانا ہو تو اس عجیب دوا کو منگا کر پلائیے۔

بڑی فہرست منگانے پر ہر ایک کو مفت ملے گی۔ ہر شہر میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔

پتہ: سکھ سنچارک کمپنی متھرا

قصہ یا ظرافت کی جان

اردو میں آجتک اس قصہ کا مثل نہیں ہے

چھپ گیا!

یہ پر ظرافت قصہ اودھ پنچ کے ساتھ مسلسل شائع ہوتا رہا ہے اسکے صفحات بطور رسائل علیحدہ بھی مرتب کیے گئے ہیں۔ ابتداء سے [illegible] سے جو حضرات اودھ پنچ کے خریدار ہیں انھوں نے مسلسل ملاحظہ کر لیا ہوگا لیکن سہ ماہی اور ششماہی خریداران اودھ پنچ قصہ کی ابتدا سے ناواقف ہوں گے۔ یہ مرتب فائل اُنکے اشتیاق کو پورا کر سکتا ہے

قیمت علاوہ محصولڈاک عہ

المشتہر: منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۹ مضامین غیر نمبر ۱۶

یکشنبہ ۲۰ اپریل ۱۹۲۳ء

معیار زبان

بسلسلہ ۲۲ فروری ۱۹۲۳ء

زبان اردو میں تصرف بے محل

یہ ایک خیال پیدا ہو گیا ہے کہ زمانہ کے ساتھ زبان میں بھی کچھ نہ کچھ تغیر ہو جاتا ہے ہم کو بھی اس سے اتفاق ہے مگر اسکا مطلب یہ نہیں ہو سکتا کہ اگر زبان نہ بدلے تو زبردستی بدل دی جائے جو لوگ اس امر کے درپے ہو جائیں کہ بہت دن ہو چکے اب اسکو بدل دینا چاہیے انکو عقل کے ناخن لینا چاہیے۔ یہ زبان ہے موسم نہیں کہ ہر تین مہینے کے بعد خواہ مخواہ بدلے۔ لباس نہیں کہ ہفتہ بھر کے بعد میلا کچیلا ہو گیا اور بدلنے کی ضرورت پیش آئی۔ تاریخ نہیں کہ آج کچھ ہے کل کچھ۔ متلون المزاج معشوق کی طبیعت نہیں کہ گھڑی میں تولہ گھڑی میں ماشہ ہو جائے۔ بالفرض اگر یہ موسم ہے تب بھی اسکا تغیر ہمارے دسترس سے باہر ہے یہ سالانہ انقلاب رفتار زمین کے ساتھ وابستہ ہے۔ وقت آنے پر از خود اپنا اثر ظاہر کرے گا اس سے یہ مطلب ہرگز نہیں کہ قبل موسم بدلنے کے خواہ مخواہ پوشاک بدلنا لازم ہے۔ اور اگر کوئی شخص اس پر عامل ہو تو وہ پیش از مرگ واویلا کا مصداق ہوگا۔

گرمی میں کوئی صاحب سمور کا لبادہ پہن لیں اور "حاتم جہانے بچشم" بکار خود ہوں تو اول خود انکو زحمت ہوگی دوسرے دیکھنے والے ان کو اترا ہٹ کا خلعت عطا کرینگے اور جو نیک نیت ہوئے تو برخ دیکھتے ہی پوچھینگے کیوں کیوں خیر باشد مزاج تو اچھا ہے خدا نخواستہ دشمنوں کو فالج۔ وجع مفاصل یا تپ لرزہ کی شکایت تو نہیں؟ اور جو زیادہ مہذب ہیں وہ زبان سے تو کچھ نہ کہیں گے مگر ان کی گرم نگاہیں صاحب لباس کی پیشانی سے ضرور عرق شرم ٹپکائیں گی۔ گرمی بڑھائیں گی۔ یہ امر دیگر ہے کہ لوگ ان کو اس برنخ میں دیکھکر ریشخند کریں اور یہ خود بمقتضائے سادہ لوحی یہ رائے قائم کر لیں کہ دیکھا! میرے سموری لبادہ کا جواب آج شہر بھر میں نہیں لوگ تحسندہ پیشانی اسکو پسند کرتے ہیں۔

ہم نے ایک رئیس صاحب کو دیکھا ہے کہ وہ لیڈیوں کا جوتا بنوا کر پہنتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ میں تو ہرن کھری کا جوتا پہنتا ہوں اکثر نازک زنانہ اوور کوٹ۔ واٹر پروف۔ جرابیں بڑے شوق سے پہنتے ہیں لیڈیز چین گلے میں ڈالے اینڈے اینڈے پھرتے ہیں۔

ایک تعلقدار صاحب کا قصہ ہے کہ حضرت نے ایک طلائی ٹائم پیس (بجتی ہوئی) خرید فرمائی اور حاکم ضلع کی ملاقات کو گئے مگر علے العموم جو کہ قیمتی مال یا زر نقد ایسے لوگ کمر اور ہمیانی میں بخیال حفاظت رکھا کرتے ہیں تعلقدار صاحب نے گھڑی بھی بجائے جیب کے ٹینٹ میں رکھ لی (مجبور تھے جیب بڑی نہ تھی) حاکم ضلع کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ گھڑی بجی۔ صاحب کو تعجب ہوا کہ یہ آواز کہاں سے آرہی ہے تعلقدار صاحب سمجھ گئے فرمایا صاحب "مور باجت ہے" یہ کہکر ٹینٹ سے گھڑی نکالی جو کنجی کی طرح جنیو میں ڈال لی تھی۔ صاحب نے جو ٹائم پیس دیکھی تو مسکرا دئے۔ اس مسکراہٹ کو تعلقدار صاحب قبول و عقلمندی کا سرٹیفکٹ سمجھے اور گھر پر آتے ہی لالہ تلکدوں پرشاد سے فرمانے لگے "سنیو لالہ آج تو صاحب ہم سے بہوت دست (خوش) بھئے۔ ہمرے ٹینٹ ماں گھڑیوا اسٹری ٹن ٹن باجے لاگی صاحب نہارے لاگے اور پوچھے لگے ہم گھڑی نکال کے دکھائے دین صاحب مسکائے (بہت مسکرائے) ٹھاکر صاحب گھنٹی پور کے جب بال سٹمبر میں بھر کی گھڑی رہے ہمار گھڑیوا دیکھ کے وہ تو (وہ بھی) ہیجپ گئے" یہ قصہ مختصر اگر تعلقدار صاحب کا بجائے جیبی گھڑی کے ٹینٹ میں ٹائم پیس یا کلاک رکھنا کوئی لیننشہ تصرف اور وضع قطع فی محلہ کے تحت میں داخل ہے تو ہمیں ان حضرات سے کوئی شکایت نہیں جو اپنی اچھی بھلی زبان کو نہایت فیاضی کے ساتھ غارت کر رہے ہیں۔ ہر ایک زبان والے زبان غیر کے الفاظ کو اپنی زبان میں بہ تصرف لیتے ہیں اور اسکو اصطلاحاً لیبور لائزڈ کہتے ہیں۔ لیٹن۔ گریک۔ فرنچ کے الفاظ انگریزی میں داخل ہیں مگر بعینہ شاذ و نادر ہیں زیادہ حصہ متصرف الفاظ کا ہے۔ عرب چین کو صین۔ چراغ کو سراج کہتے ہیں۔ اہل فارس کافر کو بفتح فا نظم کرتے ہیں جب ایک زبان کا لفظ کسی دوسری زبان میں لیا جاتا ہے تو یہ تصرف اتنی قسموں کا ہوتا ہے:

(۱) زیادتی حرف مثلاً لیمپ اور لیمپٹ۔
(۲) نقصان حرف مثلاً ریٹ مخفف ریپورٹ
(۳) زیادتی حرکت مثلاً خرکش کو خرکش کہنا
(۵) تبدیل حرف جیسے لارڈ اور لاٹ سلاٹر اور لالٹین (۶) تبدیل حرکت مثلاً باقر بکسر قاف کو باقر کہنا (۷) تبدیل ترتیب مثلاً قشر کو کرشمہ مزاج کو مجاز کہنا (۸) تبدیل معنی جیسے خصم عربی معنی دشمن اور خصم اردو معنی شوہر یا قارورہ عربی معنی شیشہ۔ قارورہ اردو معنی پیشاب۔ یا ریل کو ریلوے کی جگہ استعمال کرنا۔

ان اقسام کی بھی کئی کئی صورتیں نکل سکتی ہیں۔ مگر یہ تمام تصرفات غیر زبان کے الفاظ میں ہوتے ہیں اور تصرف سے بھی کچھ وجوہ و اسباب بھی ہیں جنکا زیادہ تر تعلق اجنبیت سے ہے جیسے صاحب بہادر کے یہاں ت کا استعمال کم ہے اور ٹ کا زیادہ لہذا وہ ت کا ثقل ٹ کی خفت سے رفع فرما کے تم کو ٹم فرماتے ہیں۔

اسی طرح محاورات و طرز کلام تانیث و تذکیر کے اعتبار سے اور یہ تصرف بھی دوسری زبان سے اجنبیت کے باعث بلا ارادہ سرزد ہوتا ہے مگر خدا سلامت رکھے ہمارے ہندوستانی نیم فرنگی مآب اہل زنگ و شیفتگان صاحبیت کو یہ حضرات مجبوری نہیں بلکہ بارادۂ خاص صحت لفظ و محاورہ کو کند چھری سے حلال کرتے ہیں۔ پیر گوں شدہ لنگی چھوڑ کے ماں باپ حضرت کے ہمیشہ صدر میں انڈے بچا کے مگر حضرت تناس سے پیوند دار پتلون سڑی گلی جیٹ کی موقت صاحب اور ولایتی زادہ صاحب بن گئے اور لگے زبان پر مشق ستم کرنے: "یہ چیز اچھی ہے" کیسے اُنکی بلا۔ فرماتے ہیں: "او مین یہ والا بہت اچھا ہے" "ٹوم کس مافک ٹاکنگ کرتا۔ وہ میاں مہربان، واہ!!۔ طرفہ ماجرا ہے کہ اگر کسی انگریز تازہ وارد کو آپ اپنی زبان کا صحیح محاورہ تعلیم کریں تو وہ نہایت تشکر کے ساتھ بار بار اس لفظ کو دہراتا ہے یاد کرتا ہے۔ یادداشت میں لکھ لیتا ہے اور جہاں تک بس چلتا ہے غلطی سے بچنے کی کوشش کرتا ہے مگر ہمارے چہرنشین صاحب زبردستی بھی اپنی زبان کو عمداً بگاڑ رہے ہیں۔

چلا جب چال کو اہنس کی اُسکا چلن بگڑا

سب حضرات ایسے ہی نہیں ہیں ان میں سے بعض ایسے بھی ہیں جنکو اپنی زبان کی ترقی کی فکر بھی ہے مگر مقتضائے صاحبیت انکو اُردو کے پرانے شعرا کی تخئیل سے شکایت ہے اُن کا خیال ہے کہ صنائع لفظی و معنوی ہیچ ہیں۔ مبالغہ ایک ناقابل عفو گناہ ہے اُن سے کوئی پوچھے کہ حضرت؟ کیا انگریزی میں مبالغہ نہیں ہے rains کا cats & dogs یعنی بارش ایسی ہوئی کہ کتے اور بلی نے ایک ہی جگہ پناہ لی یا سکتے اور بلی نے اسکو احساس کیا اور طلب ... دست بردار رہے ہر طور اس مثل سے کثرت بارش مراد ہے اور یہ مبالغہ نہیں تو کیا ہے۔ دوسرا محاورہ ملاحظہ ہو I am deadly ... یعنی میں اسکا ذاتی دشمن ہوں یہ محاورہ معمولی سی معمولی بات کے لیے استعمال ہوتا ہے اور یہ بھی مبالغہ ہے مگر ہمارا صاحب = اُردو میں ایسا مبالغہ ہونے نہیں دیگا = یعنی اُردو میں مبالغہ جرم قبیح و گناہ صغیرہ ہے۔

یہ حضرات غور و فکر سے اگلے انگریزی تعلیم یافتہ اشخاص کو دیکھیں جنھوں نے عمر کا بڑا حصہ انگریزی ادبیات کے حاصل کرنے میں صرف کیا ولایت بھی گئے اور مدتوں رہے پھر بھی انکے انگریزی مذاق نے انکی اُردو پر کوئی اثر نہیں کیا۔ انھوں نے انگریزی کی نظم و نثر لکھی تو انگریزی مذاق کو ہاتھ سے جانے نہیں دیا۔ اردو نظم و نثر لکھی تو محاورے اور صحت مذاق کی ٹانگ نہیں توڑی۔

خدا جانے یہ کونسا زمانہ لگا ہے کہ ہمارے ہندوستانی بھائیوں کی کایا پلٹ ہو رہی ہے خواہ مخواہ ضد ہے کہ خیالات و طرز ادا سے مطلب انگریزی رہے مگر جس طرح ہو زبان غلط سلط اور خلاف محاورہ ہو جائے۔

انھیں سر سید کی اُردو تحریریں دیکھنی چاہئیں ان ہی کی اُردو ہے جو اہل زبان آج تک بولتے ہیں۔ اگرچہ مذاق انگریزی ہے۔ پنڈت بشن نرائن در بیرسٹر ایٹ لا اور حامد علیخاں مرحوم کے اُردو لکچر اور اشعار میں زبان اور محاورے کی غلطی نہیں پائی جاتی یہ حضرات دونوں زبانوں کے ادیب تھے اور دونوں زبانوں کے ادبا ماہرین ان کے کلام سے یکساں محظوظ ہوتے تھے۔ یا ہمارے ہندوستان کے سرمایۂ افتخار ڈاکٹر مرزا محمد ہادی بی۔ اے پی ایچ ڈی۔ ... ایل سابق پروفیسر ریڈ کرسچین کالج لکھنؤ حال واضع اصطلاحات فنون و علوم عثمانیہ یونیورسٹی دکن فضل ... ابھی موجود ہیں جنکی تصانیف و مضامین انگریزی اکسفورڈ ... میں نہایت قدر و منزلت کے ساتھ ... ہیں۔ انکی نظم و نثر اُردو دیکھیے تو کہیں ... ہیں۔ طرفہ یہ کہ ڈاکٹر موصوف عربی اور فارسی کے بھی ادیب ہیں انکی اُردو میں آپ کو کوئی ایسا عربی یا فارسی لفظ بھی آپ کو نہ ملے گا جو کانوں کو اجنبی و مکروہ معلوم ہو۔ مرقع لیلیٰ مجنوں نظم و ڈراما آپ کی ابتدائی تصنیفات میں سے ایک ہے۔ انکے محاسن شاعری کو دیکھیے انکی خوبیٔ کلام سے لطف اُٹھائیے اسکے ساحرانہ تاثیرات پر توجہ کیجیے تا حال ہمیں تو اسکی نظیر نہیں ملتی۔ آتش اور دیگر قدما کی مثنویات موجود ہیں مگر جو بات مرقع لیلیٰ مجنوں کو میسر ہے وہ کسی میں نہیں پائی جاتی۔ شریف زادہ ذات شریف اور اُن جان ادا میں جو قادر الکلامی کا ثبوت ملتا ہے اسکا عشر عشیر بھی اگر دوسروں کے تصانیف میں ہو تو بہتر جانئیں۔

یا ڈاکٹر صاحب موصوف کے ہمنام سید محمد ہادی صاحب سابق ڈپٹی کمشنر اودھ پنچ کے قدیم نامہ نگار رحمی لنبایت ایزدی حی و قائم ہیں جنکی عمر کا ایک حصہ ولایت میں گزرا اُردو شاعری اور زبان دانی میں اپنی مثال آپ ہی ہیں۔ کوئی ناواقف شخص انکی باتیں سُن کے قیاس نہیں کر سکتا کہ یہ دونوں بزرگوار انگریزی جانتے بھی ہیں یا نہیں۔

یہی نہیں ہمارے لکھنؤ میں متعدد نفوس موجود ہیں جن کو انگریزی اور اُردو دونوں زبانوں میں کامل مہارت حاصل ہے مثلاً پنڈت برج نرائن چکبست بی اے وکیل ہائیکورٹ جو مختلف اصناف سخن میں اپنے کمال کا ثبوت دے چکے ہیں۔ قصیدہ۔ غزل۔ مثنوی ہر ایک بجائے خود ایک کارنامہ ہے سلیقۂ نظم لاجواب بلکہ قابل تقلید محاورات درست۔ بندش چست۔

اور اودھ پنچ کی پرانی جلدیں اُٹھا کے دیکھیے تو بہت سے نفوس آپ کو ایسے ہی نظر آئیں گے۔ مثلاً پنڈت رتن ناتھ سرشار ترکھوں ناتھ ہجر جوالا پرشاد برق جنکی نظم و نثر کی آج تک دھوم ہے۔ ان لوگوں نے اُردو زبان کو محبت حاصل کیا تھا۔ باوصف مادری زبان نہ ہونے کے کسی طرح ان کا کلام اہل زبان سے خوبی میں کم نہیں ہے۔

یہ سب انگریزی جانتے تھے۔ مگر ان کی اردو پر انگریزی پرچھاواں نہیں پڑا۔ خیالات انگریزی لباس اردو مگر جامہ زیبی کے صفت سے شگفت ان میں سے کسی نے اردو کے محاسن کو معائب نہیں کہا۔ بجائے شوق کے نفرت ظاہر نہیں کی مٹانے کے درپے نہیں ہوئے۔ حافتی یہ ذوق سلیم کے معجزات ہیں۔ کوئی نقص اگر ہو تو محنت اور کوشش سے رفع ہو سکتا ہے۔ آج کل کی نئی روشنی والے نقص سے مبرا ہیں۔ معمولی اردو کے سمجھنے اور سمجھانے کی قابلیت بھی نہ رکھتے ہوئے لیکن ہیں کامل و اکمل سکم لیاقتی ظاہر کرتے ہیں شیخی کرکری ہوتی ہے لہذا کور سواری کی خفت اردو غریب کے سر منڈھی جاتی ہے۔ لاحول ولاقوۃ یہ کمبخت اردو ہے ہی ایسی بے ڈھنگی۔ لاؤ کلہاڑا اس کی جڑ کاٹو۔ کیسے مخصوصات کہاں کے محاورات۔ یہ سب واہیات باتیں ہیں بس صرف دو گز دیوار مع حادو۔ ادنیٰ درجہ کی لفظیں ہوں اور اعلیٰ درجہ کی انگریزی تشبیہیں۔ اعلیٰ درجہ بھی کونسا وہی جو چند روز کسی کالج یا اسکول میں دس پانچ انگریزی کتابوں کی ورق گردانی سے مل گیا ہے۔ تقطیع میں عین کا ناجا جاتا ہے تو ہماری بلا سے جیسے غرض ہو گئی میڈیکل کالج بیچانے تھا۔ لام پیر جا ہو گیا تو ہوئے دو کلے شاعر کامل کے نام کو شمار باندھ گئے ہیں محاورہ گر جاتا ہے تو زمانہ پار شش اپنی زبان ہے لفظ ہوئے لنگڑے ہیں۔ نہ شتر بے مہار ہے تو بات ہم تو ٹکڑے نہیں ہیں۔ ہٹ دھرمی کی پٹی باندھ کے معنی و مطلب کی منزل ہے خاردار دوڑے۔ ہماری بلا ہمیں کوئی یاد رہے اگر چہ ذرا بیل گیا اور جب بے مطلب ہم جماعت ہاں میں ہاں ملانے والے مل بھی گئے تب بھی اشعار اکسال باہر ہونگے اور عشق کے تجربے دھوبی کھنڈ کے انھیں گائینگے۔ چور رن والے اور چپنے جو ہر گرم ہو۔

انھیں پسند فرمائینگے ؎

صنم کے گھر میں ہوئے جو ہم جا کے یار وجہ ورود حاضر
صنم پکارا کر ذکر و فکر تو ہم یہ بولے تجویز حاجہ ۔۔۔ حاضر

(باقی آئندہ)

راقم ان نیچرل شاعر

مفت

صرف پانچ رئیس و معزز اشخاص کے نام
تحریر کرکے سنہ ۱۹۱۳ء کی جنتری مفت
روانہ کی جائے گی۔

سکہ سنچار کمپنی متھرا



پنچ - ان نیچرل شاعر صاحب کی خاطر سے ہم حضرت ڈاکٹر مرزا محمد ہادی پی ایچ ڈی کا کچھ سادہ کلام درج کرتے ہیں ؎

بعد انکار گری طور یہ کیوں برق عتاب
یہ ادا کیا ہے اگر **خوشی اظہار نہیں**
ہم یوں ہی آپ سے ہر بات پہ اصرار کریں
آپ اسی طرح کئے جائیے ہر بار نہیں

دیگر

ایک کو کام نہیں ایک کے جل جانے سے
شمع محفل ہے تری دور ہے پروانے سے
جیتے جی ہم کبھی نکلینگے نہ میخانے سے
عہد ہے جام سے پیماں ہے پیمانے سے
خیر آپ وفادار سمجھتے ہوں گے
نہیں ہو گا ہمیں کیا فائدہ سمجھانے سے
کیا کہوں تجھ سے محبت وہ بلا ہے ہمدم
مجھکو عبرت نہ ہوئی غیر کے مرجانے سے
پھر قیامت کوئی دنیا میں بپا ہوتی ہے
پھر الجھتا ہے زمانہ ترے دیوانے سے
شیخ سے مجکو نہ بیعت نہ برہمن سے عناد
کچھ غرض مجکو نہ کعبے سے نہ بتخانے سے
دوست کا ذکر جہاں ہو وہیں دل لگتا ہے
دل بہلتا ہے نہ بستی سے نہ ویرانے سے
خیر ہے حضرت ناصح یہ عنایت کیسی
میں کروں ترک وفا آپ کے سمجھانے سے
چاہنے والے ہم ایسے نہ ملینگے ہرگز
ترک الفت نہ کرو غیر کے بہکانے سے
نام کو بھی نہیں منظور سرانجام ہوا
خون دل پینے سے مطلب ہے نہ غم کھانے سے
آنکھ جب تب ہوئی پھر کوئی جھگڑا نہ رہا
سیکڑوں مشکلیں آسان ہوئیں مر جانے سے
[illegible]
اور بڑھ جائیگی کچھ [illegible] جانے سے
منتظر حشر بھی ہے دیکھئے کب ہوتی ہے
شب فرقت کی رہائی مرے غم کھانے سے

[illegible]
آج مرزا نے کہا [illegible]

الخلیل ہفتہ میں دو بار

[illegible]

مینیجر الخلیل اخبار بجنور یو۔پی

الغزل اشہبازی

خدا نے زور کچھ ایسا دیا ہے شیخ صاحب کو ۔ اگر چاہیں تو لا دوں کھینچ کر مینا سے چہروں کو
غبث پرستیں کو رکھ کر گئنا یا قصہ بازوں کو ۔ کبھی ڈریا ہے ابر کو نکا لو در مکتوں کو
رقم کچھ اٹھ آئی ہے وہ بیچے سنگایا ہے ۔ نئے سانچے ہیں ڈھالا ہے بتوں اپنے محلوں کو
لباس بدنما کو جامہ تہذیب سے بدلا ۔ بقدر وضع و آرائش ہو اشا قد موزوں کو
خداوندا کوئی ایسا سیکا کیمہ دست اٹھائے ۔ کہ سیدھا کر دے یا وہ ہمارے بخت واژوں کو
تمہارے قول کی وقعت ہی کیا ہے حضرت شیخ ۔ گرا موزوں میں بھر کے نہیں چپ با کی چوں بچوں کو
گلی چمڑی کہ جو کہ کیا گھلتا نہیں ہرگز ۔ تا لگنگاہ میں رکھوا دیجئے ہم قلب مجروں کو
ڈرائنگ روم کی کرسی جو بس لیلئے نے بنوائی ۔ ڈلیزیڈرس بجھوا یا سینوں بید مجنوں کو

لگائیں گے نہ وہ شہباز مرد حشیونتاں میں
کہا جو مسٹرس نے تم دو و سحر دلشوں کو

عشق اور سامنت میں ہر چند اسکو ذو کو دیا ۔ یار نے بے دال کا دشمن کو جو دیم دیکھکر
پر جب آئی ہے اسکے ستم کی مجھے ۔ دل کی میں تسکین کر لیتا ہوں بلبل دیکھکر
جا رہا تھا میں سر بازار کھٹ پر سوار ۔ وک گیا آتی ہوئی اک مس کی شوخی دیکھکر
کیوں کھٹکی دامن آگر تھی زندگی بیماری مجھے ۔ بار آئے وہ مسیحائی سے مطلب دیکھکر

سامنا ہو ہی گیا دشمن سے میرا اسے ظریف
گھر سنا من لدار کے ہر چند زخم دیکھکر

[illegible] ظریف تمبری تیوری

سچا جھوٹ

اک بہاد تھا جبہ از خم سے پیکاں ہونا ۔ یوں ہی لکھا تھا مری موت کا ساماں ہونا
وصل کی صبح کو تو یہ بھی ہے گر گشت بھی ہے ۔ ہاے اس زود پشیماں کا پشیماں ہونا
پھیر کرائی وہ مقتل سے مجھے جنگل میں ۔ مس کو یاد آیا جو میں یہ نگہداں ہونا
رنج سے زرد ہے اب سرخ میں ہی بنی ہوں خاک ۔ میم صاحب کوئی پوچھے ملیاں ہونا
اب مجنوں کہے جاتے ہیں ۔ ۔ اب ہوں ہیں ۔ قیس دیوانہ کہے جاتا ہے ۔ ۔ آساں ہونا؟!
تیر جنگی سے نہ چھوڑے تھے کہ غالب تھا ۔ دلمیں وہ مان گئے بھول بھلیاں ہونا
ڈوروں چڑھ کے مداری جو نچا کیل بندر ۔ ممکن ہو وقت ہے اس طور سے انساں ہونا
پھرکے جب داغ دل آنکھوں کی نمی میں آئے ۔ یاد آتا ہے مجھے گنگا میں جا غاں ہونا
اب شاعر یہ ٹھہرا کیسے جو الیٹ کی ۔ جرم ہے درد کے مجھ میں غزل خواں ہونا
حکم ہے بلبل نالاں کی زباں بندی کا ۔ ہاے اسطور سے ویرانی بستاں ہونا

رئیس التحریر شب محلہ [illegible]

نقل مطابق اصل

When Health is lost something is lost
" wealth is " nothing "
" Character " " everything " "

جب کھو گئی تو کچھ کھو گئی ۔ نہ کھو گئی کچھ جو دھن کھو گئی
گھر ہاں کھو گئے تو سب کچھ بچے ۔ جبینہ دم چلن کھو گئی

مرید مسئول ذالقرنین چیچی

خفاشیات

ہمارے خواب کو سُن کر یہ حال ہوتا ہے ۔ سُنو انکا شبِ قیندر کے لال ہوتا ہے
کبھی لپٹتے ہیں گرجاتے ہیں ان کے پاس ۔ اڑکی انکا شب وصل حال ہوتا ہے
جہاں نہ بیس برس بیچ ہو کوئی مس زائد ۔ ترے مریضوں کا وہ اسپتال ہوتا ہے
کسی کے حکم سے سب جیل بھرتے جاتے ہیں ۔ کسی کے واسطے قید اقبال ہوتا ہے
ہے کشتی نوح غم تیری سرد مہری سے ۔ کہ تن یہ بالکل تجھے پیال ہوتا ہے
سمجھ کے حور حسینوں کو گھورتا ہے شیخ ۔ کہ پاکبازوں کا دیدہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ہوتا ہے
ادھار سینہ کا ہے اسطرح جوانی میں ۔ کہ ساتھ لرزے کے جیسے ملال ہوتا ہے
تمہاری پیری میں حاصل نہ ہے بچپن کا ۔ کہ گھنٹے کے بعد ہمیشہ ہلال ہوتا ہے
تمام عمر آتی ہے رہیں بھوسے ۔ میں آئے دیکھئے کیونکر وصال ہوتا ہے

خیال اُن کا تو خفاش اپنے دل سے نکال
کہ بال بال ترے جی کا کال ہوتا ہے

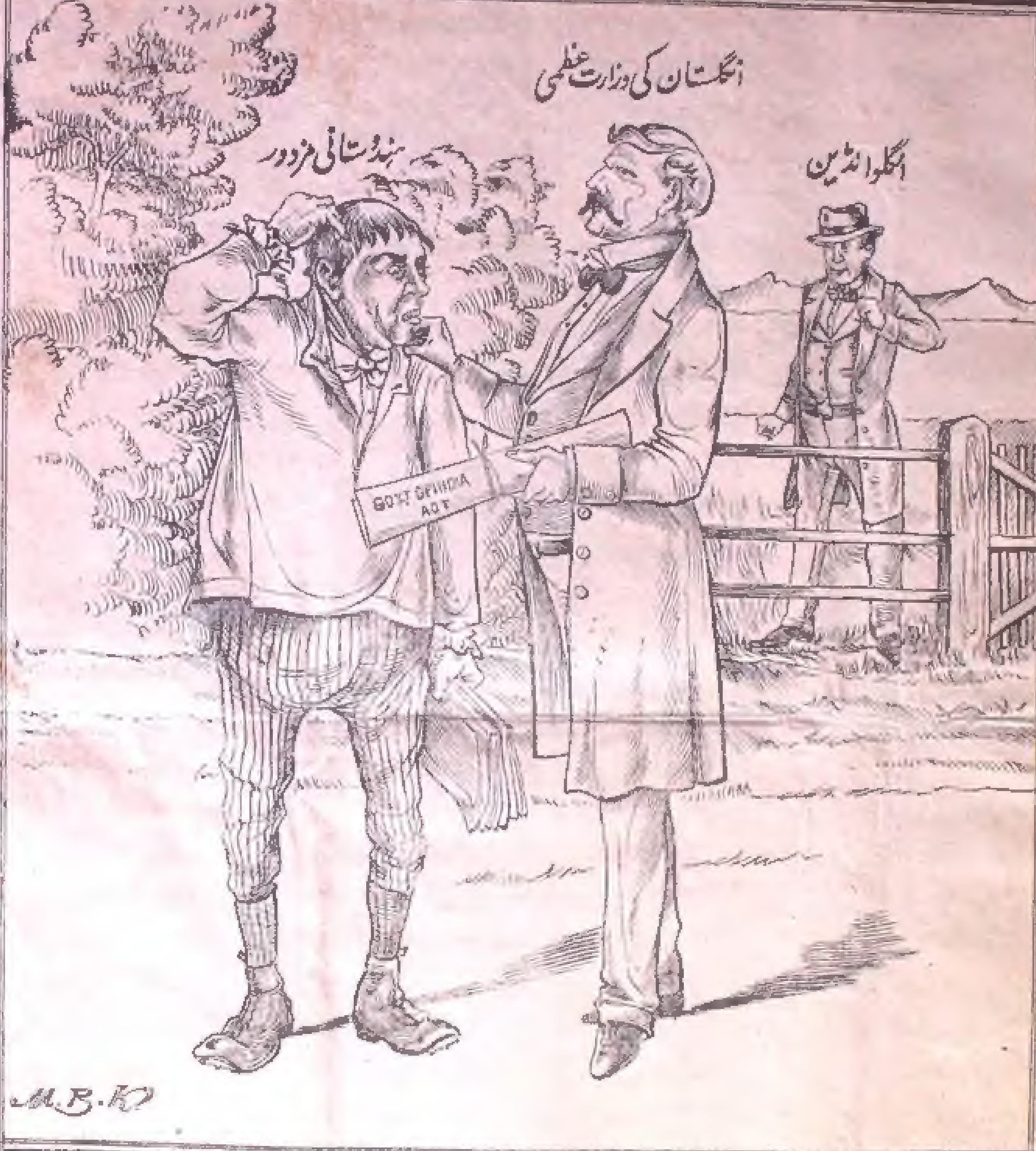
خفاش کرمانی از دیوی شریف

غزل

رنج ہوتا ہو جسے دل شاد و خرم دیکھ کر ۔ کیوں نہ پھر بھی خوش ہو اسکو مورد غم دیکھکر
دھیاں نہیں کا نبھا گا جو اگر آئی نظر ۔ گال یاد آئے کسی کے لال شلغم دیکھکر
دیکھ کر شیشاں کو میں سمجھا کہ میرا ہے رقیب ۔ یاد آیا گھر ترا مجھ کو جہنم دیکھکر
دکھنی زا ہے وہ جب کہتا ہے کہ تاقات وہ ۔ میں بھی کہتا ہوں کہ تو خوش ہوگا مجھکو تو دم دیکھکر
تھا اسی برتے پہ وعدہ قبر تک پہونچانے کا ۔ نبدہ کی مگر مرے مرنے کا عالم دیکھکر

نوکے کا نہاک

پہلے صاحب ۔
آپ کی دوکان میں پیڑے کا گلاس ہوگا ؟
" نہیں "
گیہوں کا پیالہ ؟
" نہیں "
مٹی کا صابن ؟



ہندوستانی :- آپ وزیر ہوئے تو ہمیں کیا مل گیا ؟"

وزارت :- کاغذ کا پلندہ ادیکھو - یہ سب تمہارے ہی واسطے ہے "

انیگلو انڈین :- ہہ ! ہہ !! ہوں :- (بی دولتی لینے تیھے میں آپ لکھو مہی ہوغ)

"نہیں"
مٹھائی کا شوق بھی نہیں؟
"نہیں"
پتھر کا سگرٹ تو ضرور ہوگا؟
"اوں - ہونہہ"
ہاتھی دانت کا لوٹا؟
جی ہاں ہے -
ذرا دکھائیے تو؟
یہ لیجئے - حاضر ہے
آہا ہا رے - بکنہ پر پانچوں انگلیاں اُبھر آئیں (لوٹ گئے) تمہارے دانت ہاتھی کی طرح ہیں منھ میں نے سمجھا کر رکھا کر دیا - یہ ہے ہاتھی دانت کا لوٹا -
دوسرے صاحب -
شیشہ کی چاردانی دیجیئے گا -
یہ لیجیے صاحب -
(کچھ خبر نہیں -)
اجی چاردانی صاحب لیجیے حاضر ہے -
(دیکھ کر) بھائی تم بھی کیا مذاق کرتے ہو - لیجئے؟
(منہ سے پر زور دیکر گھونٹتے ہوئے) دہانہ ہے ہی نہیں - چار کدھر سے ڈالینگے - (پلٹ کر) خوب یہ تو پیندا بھی غائب ہے - پانی تو سب بہ جائے گا -

قلم کش
مالک جواہر خانۂ پنچ

پنچ مل خدا - خدا مل پنچ

خلل دماغ کے اسباب

انگلستان کے مشہور و معروف حکیم جان لاک نے دماغی کمزوری کے تین سبب بیان کیے ہیں (۱) عقل پر بوجھ ڈالنے سے ہچکچانا اس طرح کہ وہ معطل ہو جائے یعنی کون خواہ مخواہ سر مغزنی کرے یا کتابوں کا کیڑا بنے لاؤ اماں سے چانڈو کی بڑھیا کا حال پوچھیں - کیوں اماں چاند کے اندر بڑھیا چرخا کاتتی ہے نہ؟ جو اماں نے کہدیا ہاں بیٹا بزرگوں سے یہی سنتے آئے ہیں اور سنا ہے کہ چرخا کاتنے میں مہاتما گاندھی کی اُستانی یہی بڑھیا ہے۔ اس پست ہمتی کے نتائج میں سے اعظم نتیجہ تقلید ہے پیری مریدی اجتہاد و تقلید گرد اور چیلے کا وجود اسی سبب پر قائم ہے -

(۲) خود غرضی و حرص نفسانی کی تابعداری یا غلامی یعنی دیگر اخلاقی کمزوریوں کی جڑ ہے مثلاً ہمارے پرانے شفیق رفیق عالی جناب لارڈ کرزن صاحب بہادر کا یہ فرمانا کہ دیکھیے صاحب ہندوستان کی موجودہ حالت میں کوئی ناگوار تبدیلی ہونے پائے جس سے ہندوستان کا وقار گھٹ جائے - خدانخواستہ کسی تعصب ہٹ دھرمی محسن کشی یا نمک حرامی پر مبنی نہیں ہے بلکہ قومی خود غرضی نے دماغ کمزور کر دیا عقل میں ضعف آ گیا اب یہ کسی طرح سمجھ میں نہیں آتا کہ ہندوستان کے اختیارات میں وسعت ہندوستان کے وقار کو بڑھائے گی یا گھٹا دیگی ہندوستانیوں کے قبضے میں اعلیٰ عہدے ہونے تو حکومت برطانیہ کے انصاف پر محمول کیے جا سکینگے یا ظلم پر - گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ جو تمام آزاد خیالوں کے نزدیک خواہ وہ سفید ہوں یا سیاہ آزادی کے واسطے ننگ و عار کا باعث ہے اور جسے ہندوستان کے مقتدر ذی عقل تجربہ کار نفوس نے غیر قابل عمل اور بے نتیجہ قرار دیا ہے آپ کے نزدیک پتھر کی لکیر ہے آپ رستم ہندوستان الفاف لارڈ ریڈنگ اور مزدوروں کے قبلہ گاہ یعنی کمان زیر چاق لیے وصل الیقین یعنی مسٹر ریز بے سیکرٹری انڈیا سے بزبان حال فرماتے ہیں - دیکھو جی -

نامردی و مردی قدمے فاصلہ دارد
خبردار قدم ہمارے بس! گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کے پائے ابر نہ ٹوٹنا - قدم بڑھنے نہ پائے -
پگ آگو چٹ رہے پگ پاچھو چٹ جائے
یہ پرانا مقولہ ہے تم اسکے برعکس عمل کرو لیجئے -
پگ پاچھو چٹ رہے پگ آگو چٹ جائے

جو کچھ دیا گیا ہے یہی بہت ہے - اسی طرح مسٹر جونس نائب وزیر ہند کے یہ الفاظ ضعف عقل کی دلیل ہیں کہ اس ایوان میں کوئی ذات ایسی نہوگی جو ہندوستان کو نو آبادیوں کی سی حکومت دینے کی خواہشمند نہو - الٰہی وہ دن جلدی دکھا کہ ہندوستان اپنی خود مختاری کے ساتھ جمہوریت برطانیہ کا ایک مستقل جزو بن جائے مگر ابھی ابھی موجودہ اصلاحات کا امتحان اچھی طرح ہو لینے دو - دل کا حوصلہ ابھی نہیں نکلا - ابتدائی تمہید خوش باوری و ابلہ فریبی ہے اور آخری جملہ بقول مسٹر جان لاک خلل دماغ کی کارستانی - اصلاحات کی ناکامی اُسی وقت ثابت ہو گئی جب وزراء بے اعتمادی کے ووٹ پاس ہوئے - بجٹ صاحب فیل ہو گئے دینیراے اور گورنروں کو دلحمدے وکی الفت بے رحمی پڑی - دنیا کہے یہ کہنا کہ اصلاحات کا وجود ہی نہیں خالص استبداد کا نام قانون اصلاحات ہے - اب مزید امتحان کا مشورہ برطانوی حکومت کے واسطے بھی اس وجہ سے مفید نہیں کہ آزمودہ را آزمودن جہل است - پولیٹکل رمضا جو کوئی ان اصلاحات سے تشنے والی ہوتی تو اب تک لوگ دو چھتے - ور آج ان الفاظ پر خوشی کے آنسو روتے - مگر ایسا نہیں ہے جب مسٹر جیونس کو اس بات کا علم ہے کہ مہا منظم کی حکومت اُس ناچاقی کو تردد و تشویش کی نگاہ سے دیکھتی ہے جو منتخب نمایندگان قوم اور برطانوی عناصر کے درمیان پیدا ہو گئی ہے اور یہ بھی معلوم ہے کہ ناچاقی کا سرا ابھی نامکمل اصلاحی قانون کی دم سے بندھا ہوا ہے (ناچاقی اور ریفارم دونوں توأم ہیں) تو پھر مزید آزمائش مخولیا پن ہے - ایسے مشورے برطانیہ کو بدنام کر کے ہندوستان کو آئرلینڈ بنا دینگے - اور ریز بے سیکرٹری انڈیا ہند جارج کا دودھ شریک بھائی - لہذا کوئی نئی بات نہیں یہ فرما سلائی تو سیل گئی -

(۳) کم ہمتی اوی یا نا سکاری پر قناعت کرنا پھر اسی اوچھی پونجی سے قانون کا مقابلہ کرنا - یہ حالت ارادۃً طاری ہو یا قہراً ہر نوع ہے پاگل

بنا دینے والی۔ ایسے افراد جو تقلید و خود غرضی سے بری ہیں اور عقل کی مناسبت بھی کرنا چاہتے ہیں اگر اس جہل مرکب میں مبتلا ہو گئے تو پھر دونوں جہان سے گئے۔ کسی فن میں تدریجی مشق و مہارت بہم نہیں پہونچائی مگر دخل در معقولات پر آمادہ ہیں۔ اخلاق میں بھی دخل سیاسیات و الٰہیات میں بھی دخل بیاقت محدود اور دعوے جنگاوری۔ استدلال کی قوت ندارد مگر حاکمے پر مستعد۔ چند روز کا ذکر ہے کہ انگلستان کی پارلیمنٹ میں جوتا اچھلا ایک نے دوسرے کو کتے کا سگا بنایا۔ دوسرا بولا کتا نہیں ہوں۔ تیسرے نے کہا نہ کتا نہ سور بلکہ گندی نفری کا الو۔ ہم سے پوچھو تو ان میں سے ہر ایک ضعیف العقل جہل مرکب میں مبتلا ہے کیسے کیوں؟ اے حضرت یہ تناسخ کے مشکل مسائل ہیں ایوان پارلیمنٹ میں ان کا حل نہیں سکتا۔ یا پھر زوالوجی سے تعلق رکھتے ہیں۔ اگر ان میں سے کوئی شخص آواگون کے اصول کا ماہر ہوتا تو کبھی کتے سور الو کے تین احتمال دفعۃً واحدۃً نہ پیدا ہوتے بلکہ فوراً مختصر بات معلوم ہو جاتی کہ فلاں شخص اگلے جنم میں کتا تھا یا سور یا الو۔ اگر کوئی حیوانات کا ماہر ہوتا تو وہ بھی ایک ہی بات کہتا۔ اور خصائص حیوانات سے ثابت کر دیتا کہ کتے سور اور الو میں فرق کیا ہے۔ وہ فوراً اعتراض کر دیتا کہ یہ شخص کتا یا سور ہو سکتا ہے مگر گندی نفری کا الو نہیں ہو سکتا۔ گندی نفری ہرگز الو کی جگہ نہیں ہے۔ پارلیمنٹ میں کتے اور سور جمع ہو سکتے ہیں لیکن الو تو ویرانہ پسند مہذب کم گو از جان خود بیزار پرند ہے۔ اسی کو کہتے ہیں آدھا بھری از نیم بیت عقل پر اعتماد۔ سر جان لاک کا مقولہ ان کی آنکھیں اسباب پر ختم ہو جاتا ہے یہ بھی قلت تحقیق کی دلیل ہے اگر وہ اپنی تحقیق کا بار کسی قدر اور تیز کرتے تو ضعف عقل کے تین جو بیں سبب ان سے پوشیدہ نہیں رہ سکتے تھے اول یہ کہ ہندوستانی آب و ہوا انگریزی عقل کے لئے مضر ہے خصوصاً جب سے ہندوستانیوں نے ایک عقل ربا چیز گاندھی کیپ ایجاد کی ہے اس وقت سے اس ضعف کو بہت ترقی ہو گئی ہے۔ ادھر گاندھی کی کشتی نما ٹوپی دیکھی ادھر چوٹ کرنے پر صاحب لوگ آمادہ ہو جاتے ہیں۔ ہندوستانی تمک خود ضعیف عقل ہے اس پر ماتھے کا گاندھی کیپ خشم انگیزی ستم بالائے ستم نفلی بالائے نقل سیکڑوں واقعات اب تک ہو چکے ہیں۔ دوسرے وزیر ہند یا ان کے محکمہ کا صد و وار ثنا یہ سبب جدید الحدوث ہے۔ امید ہے کہ جب سے سیکالوجی یعنی علم النفس ایجاد ہوئی تو ارنسٹ سے یا ڈاکٹر لیوسیا سٹر جیسے ڈوہیر اپنے تجربہ سے دنیا کو ضرور مستفید کریں گے۔ تیسرے برٹش نو آبادی میں ہندوستانی کی صورت کا دیدار بھی گوری آبادی کو پاگل بنا دیتا ہے۔ چنانچہ اب قانوناً یہ سبب مع مسبب کے اسٹیج غائب ہونے والا ہے جیسے گل بکاولی والے زین الملوک شاہ کی آنکھیں تاج الملوک شہزادہ کے دیدار سے جاتی رہی تھیں۔

چند اسباب اور بھی ہیں مگر وہ خفیف ہیں مثلاً نابھے کی ریاست سکھوں کی پنجاب حکومت کمیٹی بنگال کا ڈی سی پی کا اتحاد۔ ہندوستانی مزدوروں کی زیادہ طلبی۔ یوروپین ریل گاڑی میں ہندوستانی کی نشست۔ ہندوستانیوں کو اپنے حقوق کا احساس۔ فی الجنون فنون است

ہر کس بخیال خویش خبطے دارد

مولانا پنچ کی نوٹ بک

سنا ہے کہ جی آئی پی ریلوے نے ایک عام اشتہار کے ذریعہ سے اسٹیشنوں پر گداگری روک دی ہے آئندہ اگر گداگروں نے مولا چلا کے کی صدا لگائی تو زیر دفعہ ۱۲۰ قانون ریلوے ان کی خبر لی جائے گی خیر یہاں تک تو غنیمت ہے مگر اشتہار میں مسافروں کو ہدایت کی گئی ہے کہ اگر کوئی بھیک منگا انہیں ملے تو فوراً اسٹیشن ماسٹر کو مطلع کر دیں۔ یہ ذرا ٹیڑھی کھیر ہے اسکا ذمہ دار کون ہوگا کہ مسافر صاحب رپورٹ کرنے جائیں اور فقیر صاحب کمی گٹھری کر کے چلتے بنیں ا کریں۔ پھر تو انہی آنتیں گلے پڑیں۔ بیوی بچوں کو چھوڑ کے پولیس اسٹیشن کی زیارت بھی واجب ہے۔ تضییع اوقات نقصان مایہ۔ ایذائے غریب الوطنی پولیس کے تھانوں امید داروں کی خدمت گذاری۔ یا مسافر صاحب تشریف لیجائیں فقیر کی شکایت کرنے اور ریل اسٹیشن کو مع اسباب دیکر خود ٹکٹ چیکر۔ اب بیچارے گداگر بجائے بھیک مانگنے کے مسافروں کو ڈنڈا لا جانے تو اچھا ہے۔ اس غرض کے واسطے ریلوے کو آدمی بڑھانے چاہئیں۔ اور ایک محکمہ خاص رہنما پولیس ریلوے کے نام سے قائم کرنا چاہیئے۔

قوم کی ناک

ہمارے نامہ نگار حضرت ... بھلواروی کانپور سے ۴ اپریل کے خط میں لکھتے ہیں:۔

دنیا بھر میں ہر جگہ کا قاعدہ ہے کہ لاوارث مردوں کی تجہیز و تکفین جتنی الوسع کرتے ہیں مگر کانپور وہ مقام جہاں ۱۴ اپریل سے آج تک ایک ضعیفہ کی لاش دمقام پر پڑی سڑ رہی ہے۔ نہ میونسپلٹی خبر لیتی ہے نہ سوسائٹی والے پوچھتے ہیں مرحومہ کی ناک کرتے لگتے۔ ہندو مسلم کے قیود اور ان قیود کی مخالفت پر فساد کا خوف نہ ہوتا تو بندہ کچھ دخل دیتا بالفعل یہی ہو سکا کہ بذریعہ تحریر مولانا پنچ کو اطلاع دوں۔

دیکھا آپ نے کانپور کوئی جنگل نہیں ہے جہاں انسان نہ رہتے ہوں مگر پیسے کی تجارت نے عفونت کا عادی بنا دیا ہے سڑاند کی پروا نہیں۔ اور نفسا نفسی نے حقوق انسانیت کی نگہداشت سے مستغنی کر دیا ہے۔ مردہ بدست زندہ مشہور ہے لہٰذا غریب ضعیفہ کی ناک کرتے نہیں لگتے بلکہ قوم بھر کی ناک کٹ گئی۔

سرجول ... معقول کی تجویز

ولیعہد جرمنی اب تجارت پیشہ ہو گئے گویا تمام عمر حرام کے لقموں پر بسر ہوئی اب حلال خوری کا زمانہ آیا۔ ولیعہد جرمنی ایک یوروپین ہے مگر

بعض ضروری امور کا اظہار

(۱) جو حضرات ایک آدھ پرچہ نمونہ کے طور پر منگاتے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ ضمانت کی اور مانگ بھی با وجہ حضور کی قابلیت اڈیٹر کی استعداد سے انہیں کافی واقفیت ہو گئی ان کی رائے اکثر صحیح نہیں ہوتی۔

ہمارا قاعدہ ہے کہ فالتو پرچہ دفتر میں بچ رہتے ہیں ان کو نمونہ میں صرف کر ڈالتے ہیں۔ طالب منت کو اس ایک پرچہ میں اپنے مفید مطلب باتیں ملیں یا نہ ملیں اسکی پروا نہیں۔ لہذا کم از کم ایک سہ ماہی کے واسطے خریدار ہو جانا نمونہ طلب کرنے سے بدرجہا بہتر ہے۔ اگر اس قلیل مدت میں ناظر کو ظرافت کے ساتھ اخلاقی علمی و ادبی فوائد محسوس ہوں اور جملہ مضمون بھی انکے مذاق کے موافق ملجائیں تو دام وصول۔ ورنہ پنچ پی ہزار نعمت کھائی۔ ما بخیر شما بہ سلامت۔

(۲) نمونہ پسند آنے پر وی پی کی فرمائش خواہ مخواہ ڈاکخانہ کو سخاوت دکھانے کے مساوی ہے اسے حضرت منی آرڈر بھیجئے کہ ہم انتظار وصول زر قیمت سے اور آپ انتظار ورود مولانا پنچ کی زحمت سے بچیں اور دو آنہ کی جگہ چار آنہ بھی صرف نہ ہوں۔

۳۔ بعض قدردان دفتر سے ختم مدت ختم خریداری کی اطلاع پر توجہ نہیں فرماتے جب پرچہ بند ہو جاتا ہے تو ناراض ہوتے ہیں کہ کیوں ہمارا اعتبار نہ کیا اب جتنے پرچہ اس بیچ میں نہ ملے ہوں سب اکٹھا بھیجو تاکہ فائل ناقص نہ رہے۔ انکی تعمیل ارشاد صرف اسی صورت میں ممکن ہے کہ فالتو پرچہ دفتر میں ہوں گو

(۴) بعض پرچہ ڈاکیوں کی نوازش سے گم ہو جاتے ہیں وہ صرف ۳ روز کے اندر دوبارہ بھیجے جا سکتے ہیں مفت اور شام کی ضرورت نہیں اطلاعی پوسٹ کارڈ بھیجے فوراً پرچہ ملیگا۔

(۵) اگر یہ پرچہ (پنچ) ملک کے لیے آپکی رائے میں مفید ہے تو خود خریدار ہو جانے سے پرواہ قدردانی ادا نہیں ہوتا بلکہ اپنے احباب میں اسکی اشاعت کی امکانی کوشش بھی فرمایئے۔ خیر الناس من ینفع الناس۔

والسلام۔

منیجر

اعلان باحلف

دعا مفید المحبت مع موہنی منتر

حضور اگر آپ کسی معشوق کے شیدا ہوں اور آپ کو زمانہ ہو خواہ وہ مرد ہو یا عورت یا کسی حاکم افسر کو مہربان کرنا چاہتے ہو حسب منشا شادی کرنا چاہتے ہو فوراً اہل اسلام دعا محبت اور اہل ہنود موہنی منتر منگا کر آزماویں موہنی منتر سے مطلب تین یوم میں اور دعا محبت سے ۷ یوم میں حاصل ہو جاتا ہے دعا محبت صبح کے وقت صرف ایک مرتبہ پڑھی جاتی ہے جو پانچ منٹ میں ختم ہوتی ہے موہنی منتر تین یوم پڑھا جاتا ہے ہدیہ کچھ نہیں وہ بیرون سے سادات محصول اور غربا سے ۸ علاوہ محصول لیا جاتا ہے۔ اگر آپ اس حلفیہ اعلان پر بھی اعتبار نہ کریں آپ کی قسمت۔ جملہ کتب زہر عشق کامل ۸ مار منانہ دلفریب ۸ مفتاح الغیب ۸ ماہ پیکر ۸ لذت النساء باتصویر ۸

ملنے کا پتہ:

بہار عیش بکڈپو ڈاکخانہ نانوتہ ضلع سہارنپور

شرائط ایجنسی

(۱) دو روپیہ نقد پیشگی جمع کرنا ہوگا۔

(۲) رقم جمع شدہ کے ادا ہوتے ہی پرچہ کی روانگی موقوف کر دی جائے گی۔

(۳) پانچ پرچہ فی ہفتہ سے کم کی ایجنسی قبول نہ کیجائیگی

(۴) بحساب دو آنہ فی پرچہ فروخت کرنا ہوگا اور چہارم کمیشن ایجنٹ صاحب کو دیا جائے گا۔ علاوہ خاص حالتوں کے بچا ہوا پرچہ واپس نہ لیے جائیں گے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

اودھ پنچ لکھنؤ

(۱) مجلدات اودھ پنچ ۱۹۱۰ء کی چند ہی جلدیں رہ گئی ہیں مشتاقین جلد طلب فرمائیں قیمت فی جلد ... مع محصول ڈاک

(۲) جلد ... کے ... نمبر ان نمبروں میں انشاپردازی کے بہترین نمونہ موجود ہیں ظریفانہ مضامین کے مشتاقین کو فوراً طلب کرنا چاہیے فی جلد ... علاوہ محصولڈاک

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

معجز نما حمائل مترجم مع تفسیر اردو

نمونہ مفت روانہ ہوگا

مترجم حکیم علامہ حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی حاشیہ پر جملہ احکام و مسائل قرآنی تفصیل مطلع آخر میں فہرست جو تازہ ترین اصول تفسیر سعید ہو بلحاظ پر چھپ کر تیار ہو گئی ہے جس میں رسول کریم و صحابہ کرام کی کامل سوانحعمری و بیان ... سہروردیہ چشتیہ اور قادریہ کے جملہ معانی فرائض آمیزہ و فضائل قرآن۔ ... یہ جلد ... اول نمبر ... جلد مع محصول ... ایک کا روپیہ ... جلد تمام قرآن شریف خورد و کلاں کے نمونہ مفت روانہ ہو

ملنے کا پتہ

نور محمد کارخانہ تجارت کتب ... کوچہ ... دہلی

مُفت نمونہ

منگوا کر دیکھو

کمہ پاس پان میں کھانے کا مصالحہ پان میں کھا کر دیکھو یہ کیا ہی نئی چیز ہے اسکی صفت کو آزما کر دیکھو۔ قیمت بڑی ڈبی ۱۲ اور چھوٹی ... فی درجن۔

پنڈت پیارے لال شکل جوہا گنج کانپور

خوشبو دار!! خوش ذائقہ!! خوش رنگ!!

زردہ تمباکو ئے خوردنی

فی سیر ... علاوہ عطار ...

قوام مشکی ... گولی نقرئی و طلائی

...

مقتدا خان اقتدا خان

تاجر تمباکو ئے خوردنی و عطر لکھنؤ سے طلب فرمایئے تار کا پتہ ... لکھنؤ۔ فہرست مفت بھیجی جاتی ہے

سورج مارکہ

جرمنی خضاب ۳۲۹

اس سے بہتر خضاب روئے زمین پر ایجاد نہیں ہوا ہر صفت سے موصوف ہے

سفوف اور ٹکیہ

قیمت فی شیشی ... ٹکیہ ... ٹکٹ بھیجکر نمونہ مفت طلب فرمایئے

المشتہر

پیلی کا ایجنٹ بابو جی بڑھن بھائی ... آباد لکھنؤ

[illegible] دواخانہ معدن الادویہ کی تیار کردہ چند بہترین اودیہ

حب یاقوت مقوی و ممسک

طاقت و توانائی پیدا کرنے کی نایاب دوا ہے جس کا نسخہ [illegible] قوت مردی کے [illegible] کرنے میں بے نظیر ہے خون کو [illegible] جوانی پیدا کرتی ہے [illegible] کی کثرت کو دور کرتی ہے [illegible] کی حس کو بڑھاتی ہے [illegible] جوانوں کی طاقت میں تیزی پیدا کرتی ہے [illegible] بامراد اور [illegible] صحت یاب ہو چکے ہیں [illegible]

طلائے مسیحی

[illegible] کی تقویت میں بے نظیر [illegible] کو [illegible] اپنی قوت [illegible] کی بجائے [illegible] کی وجہ سے [illegible] امید کو بڑھاتا ہے اور [illegible] طاقت بخشتا ہے [illegible]

فی شیشی [illegible]

ماء اللحم عنبری دوآتشہ خاص الخاص

[illegible]

حلوائے [illegible]

[illegible] طاقت [illegible] قوت مردی [illegible] اگر [illegible] مرض کو دور کرتی ہے

قیمت فی بکس [illegible]

ہر قسم کا طبی مشورہ دواخانہ معدن الادویہ کی مجلس الاطبا سے مفت حاصل ہو سکتا ہے صرف جوابی ٹکٹ درکار ہے

فرمائش کے وقت اخبار کا ضرور حوالہ دیجئے ۔ منیجر دواخانہ معدن الادویہ کٹورہ ہیر سٹ لکھنؤ ۔ فہرست کلاں مفت طلب فرمائیے

معارف النغمات

یعنی

وہ بے نظیر کتاب جس نے ہندوستان میں شہرہ [illegible]

اور

ایک گروہ فن کی طرح سروں کے محفوظ رکھنے

بلکہ

گانے کے جملہ حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

ایک

مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے

حصہ اول کے دو ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہیں کہ [illegible] موسیقی کے [illegible] اس سے بہتر کتاب [illegible] نہیں ہوئی اب بھی [illegible]

حصہ دوم

زیر طبع ہے ۔ حصہ دوم میں مصنف نے

ساتذہ فن کے علم سینہ

علم سینہ بنایا ہے

خان صاحب کے [illegible] زمانہ حال [illegible] اساتذہ فن کی [illegible] گلے سے نقل کی ہوئی [illegible] اور [illegible] کتاب پر کھینچ دیا ہے۔

استاد محمد علی خاں

میاں تان سین کے آخری یادگار [illegible] کی [illegible] اس کتاب میں [illegible] اگر آپ [illegible] سے ادا کرنے پر قادر ہیں [illegible] کتاب [illegible] ہر ایک راگ [illegible] سکتے ہیں جس طرح کہ استاد خود تعلیم دیتا ورنہ ایک معمولی ہارمونیم یا سارنگی سے کام نکال سکتے ہیں۔ اسکے علاوہ دیگر مشاہیر کا سرمایہ نازش بھی آپ کو اس کتاب میں ملے گا - فی الحقیقت مصنف نے [illegible] روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت سے کام لے کے اس کتاب کو مرتب کیا ہے حصہ دوم کی [illegible] عنقریب [illegible] اور قیمت [illegible] روپیہ مقرر کی گئی ہے - حصہ اول کی قیمت فی جلد [illegible]

المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

[illegible] پریس لکھنؤ سے چھپکر باہتمام محمد ممتاز حسین مالک و مدیر اودھ پنچ شائع ہوا۔